© rasailojaraid.com

کروانے کے لیے اپنے سیاسی، سماجی اور مالی وسائل استعمال کیے اور ان میں سے آج بھی کئی اسمبلیوں میں بیٹھے اپنے جوہر دکھا رہے ہیں۔ ایک حضرت کو تو وفاقی وزیر کے عہدے تک پہنچایا گیا جس نے بعد میں مسیحیوں پر شریعت بل نافذ کروانے میں اہم رول ادا کیا اور مذہب کا خانہ بنوانے کے لیے بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ بشپ کانفرنس کو پوری قوم کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے، کیونکہ یہ عوامی مسئلہ ہے اور یہ صرف عوام کا حق ہے کہ وہ فیصلہ کریں کہ انہیں کون سا طریقہ انتخابات چاہیے۔ ایک وفاقی وزیر بھی جو جداگانہ طریقہ انتخابات کی بہت مخالفت کرتا تھا، آج اس کی پیداوار بن کر پھر جداگانہ انتخابات کی مخالفت کر رہا ہے۔ اب یہ منافقانہ روّیہ ترک ہونا چاہیے۔ آخر میں بشپ جان جوزف جو اس کمیٹی کے کنوینر مقرر ہوئے ہیں، ان سے گذارش ہے کہ آئندہ یہ اجلاس ٹھنڈے علاقے میں ہو یا گرم میں اس میں تمام مکتبہ ہائے فکر کے لوگوں کو مدعو کیا جائے اور ملک کی تمام اقلیتوں کو شامل کر کے اس کو واقعی اقلیتی کانفرنس بنایا جائے۔

پاکستان کی تمام اقلیتیں اکیسویں صدی میں داخل ہونے سے پیشتر بیسویں صدی پر غور اور فکر کر سکیں، کیونکہ وزیر اعظم پاکستان اس بات کا کھل کر اظہار کر چکی ہیں کہ اکیسویں صدی میں فرقہ پرستی اور مذہبی رجحانات عروج پر ہوں گے۔ اب بھی وقت ہے کہ پاکستانی اقلیتیں مل بیٹھ کر اپنے لیے کوئی مضبوط پلیٹ فارم بنا سکیں۔ کیونکہ اگر دوبارہ مخلوط انتخابات ٹھونس دیے گئے تو صدیوں تک تلافی نہ ہو گی۔ ہر وہ آدمی جو ایم۔ این۔ اے یا ایم۔ پی۔ اے کے خواب دیکھ رہا ہے، کونسلر بھی نہ بن سکے گا۔ نہ کوئی وزیر ہو گا، نہ پارلیمانی سیکرٹری اور پاکستانی اقلیتیں پھر سے پستی کی طرف سفر شروع کر دیں گی۔ اگر اس عذاب سے اقلیتوں کو محفوظ ہونا ہے تو پھر جداگانہ طریقہ انتخابات کی حمایت کرنا ہو گی۔

کرسچین لبریشن فرنٹ: ریلی اور مطالبات

۱۱ اگست ۱۹۹۶ء کو کرسچین لبریشن فرنٹ کے زیر اہتمام لاہور میں ایک ریلی کا اہتمام کیا گیا۔ مسیحی ذرائع کے مطابق اس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ریلی کے منتظمین نے بینروں اور اپنے خطابات کے ذریعے جو مطالبات کیے، ان میں سے ایک یہ تھا کہ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بجائے عوامی جمہوریہ پاکستان قرار دیا جائے۔ کیوں کہ "پاکستان صرف اکثریتی طبقے کی سرزمین نہیں بلکہ یہاں دوسرے مذاہب کے لوگ بھی رہتے ہیں۔" یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ قوانین ۲۹۵۔ بی اور سی ختم کیے جائیں۔ اگر یہ قوانین ختم نہ کیے گئے اور "مذہبی تقسیم کو نہ روکا گیا تو پاکستان میں مزید تقسیم کا عمل شروع ہو سکتا ہے۔" کرسچین لبریشن فرنٹ کے صدر نے کہا کہ "وہ توہینِ رسالت، قانون شہادت، حدود آرڈی ننس، تنسیخِ نکاح آرڈی ننس، قصاص و دیت اور پاکستانی شہریوں کو ختم کرنے والے کسی بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غیر جمہوری اور غیر انسانی قانون کو تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی اسلامی قوانین اقلیتوں پر لاگو ہو سکتے ہیں۔"

ریلی میں "پاسبان" کے صدر محمد علی درانی نے بھی شرکت کی۔ اُنھوں نے کہا کہ "حضور پاک ﷺ نے میثاقِ مدینہ کے موقع پر اقلیت و اکثریت کا فرق ختم کر کے ثابت کیا تھا کہ ریاست میں بسنے والے تمام شہریوں کو برابری حاصل ہونی چاہیے۔" اُنھوں نے مزید کہا کہ "اقلیتوں کے خلاف متعصبانہ رویہ قابلِ مذمت ہے" اور "پاسبان اقلیتوں کے جائز حقوق کے لیے کرسچین لبریشن فرنٹ کے ساتھ مل کر جدوجہد کرتی رہے گی اور وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے تمام مذاہب کے لوگ محبت اور یگانگت سے پاکستانی بن کر رہیں۔"

ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان کی معاون خصوصی بیگم شہناز وزیر علی نے کہا کہ "موجودہ حکومت اقلیتوں کے خلاف امتیازی قوانین ختم کرنے کے لیے انقلابی اقدامات کرے گی، کیوں کہ اقلیتوں نے پاکستان کی تعمیر کی خاطر اپنا خون پسینہ بہایا ہے۔ حکومت اقلیتوں کے لیے بلدیاتی انتخابات میں دوہرا ووٹ بھی رائج کرے گی۔" (ماخوذ، ماہنامہ "مکاشفہ"، فیصل آباد۔ ستمبر ۱۹۹۶ء)

"پاکستان نے اقلیتوں کو عزت و وقار دیا ہے۔" ―― ایک مباحثہ

عوامی ڈیموکریٹک فرنٹ نے جشنِ آزادی کے موقع پر کراچی میں سالانہ اُردو مباحثے کا اہتمام کیا۔ مباحثے کا عنوان تھا "پاکستان نے اقلیتوں کو عزت و وقار دیا ہے۔" عوامی ڈیموکریٹک فرنٹ کے رہنماؤں کے ہمراہ مباحثے کے شرکاء سے شعبۂ ابلاغیات جامعہ کراچی کے سربراہ پروفیسر متین الرحمٰن مرتضیٰ نے بھی خطاب کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ "میں آج کی قرارداد کو یوں پڑھوں گا کہ اقلیتوں نے پاکستان کو عزت و وقار دیا ہے۔"

پروفیسر صاحب نے مزید کہا کہ "شاتمِ رسول سے مراد صرف نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخ تصوّر نہ کیا جائے۔ آپ کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف کسی مولانا صاحب کے سامنے بات کر کے تو دیکھیں، پھر دیکھیں کیا حشر ہوتا ہے۔ اِس قانون کے تحت ہر اُس شخص کو سزا دی جاسکتی ہے جو کسی بھی نبی کے خلاف گستاخی کا مرتکب ہوا ہو۔ آپ ہرگز دوسرے درجے کے شہری نہیں۔ ہم اقلیتوں کی قدر کرتے ہیں۔" جسٹس اے۔ آر۔ کارنیلس کی غیرت و حمیّت کو سلام پیش کرتے ہوئے اُنھوں نے زندگی کے دیگر شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والے مسیحیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ (ماہنامہ مکاشفہ، فیصل آباد ―― ستمبر ۱۹۹۶ء)

© rasailojaraid.com